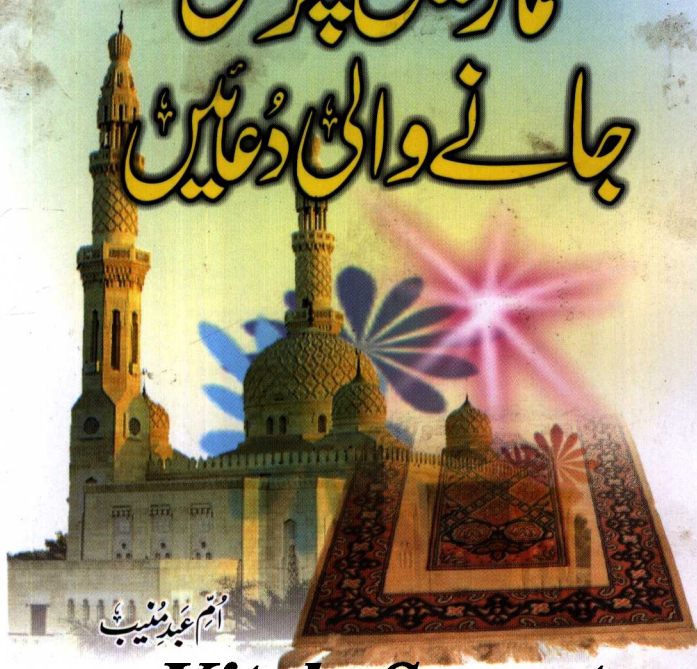


إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

نماز میں بیٹری جانے والی دُعا



اُمّ عبد منیبؓ

www.KitaboSunnat.com

مشرعہ علم و حکمت

0321-4609092

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور





معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

نمازیں پڑھی جانے والی دعائیں

اُمّ عبد منیبؓ

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن ضیاء حفظہ اللہ

مشرع علم و حکمت

0321-4609092

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور





نام کتاب _____ نازنین پرسی جانے والی دھڑکن
 اہتمام _____ محمد عبدغنیب
 ناشر _____ مشربہ علم و حکمت
 قیمت _____ 55:00

ناشر:  مشربہ علم و حکمت (دارالعلم)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092
 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر:  دارالکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph: 092-042-7237184

☆ البلاغ LG-4: Shop #: لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 4/8-ا اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

6	اذان کی دعائیں
10	وضو کی دعائیں
13	تکبیر تحریمہ
26	تعوذ اور تسمیہ
28	سورہ فاتحہ
30	قرأت
34	رکوع کی دعائیں
39	قومہ کی دعائیں
45	سجدے کی دعائیں
52	دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں
55	تشہد
89	درود

- 63 درود کے بعد کی دعائیں
- 74 نماز کے بعد کے اذکار
- 89 دعائے قنوت
- 92 نماز کے چند مسائل
- 97 جو شخص نماز یا قرآن مجید یاد نہ کر سکے



سخن وضاحت

بچپن میں ہمیں جو نماز سکھائی گئی۔ اس نماز کے ہر رکن کی صرف ایک اور مختصر عبارت یاد کرائی گئی لیکن نماز کی رکعات کی تعداد احادیث میں بیان کی گئی رکعات سے زیادہ بتائی گئی اور ہم ان میں سے نفل کو چھوڑنا بھی گناہ سمجھتے رہے۔

اب عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد حدیث کا تھوڑا سا مطالعہ کیا تو پتا چلا کہ نماز کے آداب و شرائط اور اس میں پڑھے جانے والے کلمات تو ہماری پوری زندگی کے دکھوں کا مداوا ہیں۔ وہ ہمیں اپنے خالق و مالک کے حضور میں مانگنے کی روزانہ پانچ وقت ایسی مشق کراتے ہیں کہ اگر نماز دلی رغبت سے، سمجھ کر پڑھی جائے تو یہ ناممکن ہے کہ کشکولِ حیات خالی رہے۔

یہ احساس کہ مسلمان بہن بھائی نماز کے تمام مسنون کلمات اور ان کے مطالب و مفہوم سے واقف ہو جائیں، اسی نے مجھے یہ مجموعہ مرتب کرنے پر ابھارا۔ اس میں میری ایک مخلص بہن کا ترغیب بھی شامل ہے۔ شروع میں وضو اور اذان سے متعلق دعائیں بھی لکھ دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ائمہ عبدمنیب

جمادی الثانیہ: ۱۴۲۹ھ

اذان کی دعائیں

① جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ -

”اے اللہ! اس پوری دعا اور کھڑی رہنے والی نماز کے رب، عطا کر محمد کو وسیلہ (بڑا تقرب) اور بڑی بزرگی اور ان کو اس مقام محمود میں بھیج جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔“

تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔“ (مختصر صحیح بخاری،

کتاب الاذان: ۶۱۳۔ ابوداؤد: ۵۲۹۔ ترمذی: ۳۱۱۔ نسائی: ۶۷۹۔ ابن ماجہ: ۷۲۳)

② امام بیہقی نے مندرجہ بالا دعا کے بعد میں ان الفاظ کا بھی اضافہ کیا ہے:

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - ”یقیناً تو وعدہ خلائی نہیں کرتا۔“

(سنن بیہقی: ۴۱۰/۱۔ تحفۃ الاخیار از شیخ عبدالعزیز بن باز ص ۳۸۔ نیز حسن المسلم از سعید بن علی القحطانی۔ مطبوعہ دارالسلام)

③ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ حِينَئِذٍ بِاللَّهِ رَبًّا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔“
اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ: ۵۲۵ مختصر صحیح مسلم لابانی: ۲۰۰)

ابن خزیمہ میں ہے کہ مندرجہ بالا دعا مؤذن کے شہادتین کہنے کے بعد پڑھیں۔ (۲۰۰/۱، ابن خزیمہ..... نیز دیکھیں حسن المسلم، شیخ سعید بن علی القحطانی)

③ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی کہ مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھا کروں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاَذْبَارُ
نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْ لِيْ

”اے اللہ! بے شک یہ وقت ہے کہ تیری رات آرہی ہے، تیرا دن جا رہا ہے اور تیری طرف پکارنے والوں کی صدائیں (بلند ہو رہی) ہیں لہذا تو مجھے بخش دے۔“ (سنن ابوداؤد: ۵۳۰ حدیث حسن۔ ترمذی، ابواب الدعوات، باب دعاء سلمۃ: ۳۵۸۹۔ صحیح الحی الم: ۱/۱۹۹ وافقہ الذہبی)

اذان کے بعد درود پڑھنا:

☆ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وسیلہ ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا، مجھے امید ہے وہ جنتی میں ہوں گا۔ لہذا جو آدمی میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“ (ابوداؤد: ۵۲۳ مختصر صحیح مسلم لابانی، رقم الحدیث: ۱۹۸)

☆ ایک اور روایت میں یہ وضاحت ہے کہ ”مؤذن جو الفاظ کہتا ہے سننے والا وہی الفاظ کہے لیکن **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** (اللہ کی توفیق کے بغیر برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت) تو یہ (اذان کا جواب دینے والا) جنت میں داخل ہو گیا۔“ (ابوداؤد: ۵۳۳ صحیح بخاری ۱/۱۵۲ صحیح مسلم ۱/۲۸۸۔ نیز حصن المسلم مطبوعہ دار السلام)

اذان کے بعد دعا کی قبولیت:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اذان دینے والوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهُ .

”تم بھی ویسے ہی کہو جیسے موزن کہتا ہے، جب وہ فارغ ہو جائے (یعنی

اذان کا جواب دے چکو) تو دعا کرو اللہ سے مانگو تمہیں وہ چیز دی جائے گی۔“

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ: ۵۲۳)



وضو کی دعائیں

وضو سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰهِ ”اللہ ہی کے نام سے“۔ (صحیح سنن الترمذی، لایبائی: ۲۴)

وضاحت:

سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے وضو سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** نہیں پڑھی، اس کا وضو نہیں ہوا۔“

نیز وضو سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھنے کے ضمن میں سنن نسائی، سنن

ترمذی، بزار، ابن ماجہ، دارقطنی، مسند احمد، مستدرک حاکم، بیہقی وغیرہ سب میں کسی نہ کسی طریق اور انداز سے روایات موجود ہیں۔

وضو کے بعد:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے جو شخص وضو کرے اور وضو کے اعضاء پورے دھوئے اور

مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“
(صحیح مسلم کتاب الطہارہ: باب الذکر المستحب عقب الوضوء، مسند احمد، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارہ: ۱۶۹)

اس کے بعد یہ کلمات کہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

”یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا۔“
(صحیح سنن ترمذی للالبانی: ۴۸۔ کتاب الدعاء از محمد اقبال کیلانی)
☆ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

”تو پاک ہے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

تو اس دعا کو سر بمبر کر کے عرش الہی کی طرف اٹھا دیا جائے گا جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔ (عمل الیوم واللیلہ نسائی، ص: ۱۷۳۔ ارواء الغلیل ۱/۱۳۵، ۹۴/۲۔ حصن المسلم از شیخ سعید بن علی التھطانی)



تکبیر تحریمہ

ابو حمید ساعدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلے کی طرف منہ کرتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)۔ (بخاری: ۷۳۸۔ سنن ابن ماجہ: ۸۰۳، بیہقی: ۱۱۶/۲)

افتتاح نماز کی دعائیں:

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! میرے مارا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں یہ پڑھتا ہوں:

**اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ
نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوْبُ**

الْأَيْضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالتَّبَرْدِ

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دُوری کر دے جیسی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دُوری کی ہے، اے اللہ مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔

(سنن ابی داؤد، ۷۸۱، صحیح بخاری، ۷۴۳۔ مسلم، ۵۹۸۔ ابن ابی شیبہ)

② صحیح بخاری میں اس دعا کے آخری الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالتَّلْجِ وَالمَّاءِ وَالْتَّبَرْدِ

(بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۶۸)

ابن ماجہ میں آخری الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثُّوْبِ الْاَيْضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ بِالتَّلْجِ وَالمَّاءِ وَالْتَّبَرْدِ

”اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل

کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! پانی، برف اور اولوں کے ذریعے سے میرے گناہوں کو صاف کر دے۔“ (ابن ماجہ: ۸۰۵)

④ عائشہ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”پاک ہے تو اللہ! اور ساتھ تعریف اپنی کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے شان تیری، اور نہیں ہے معبود سوائے تیرے۔“

(ابوداؤد: ۷۷۶۰۔ سنن ترمذی: ۲۳۳۔ ابن ماجہ: ۸۰۶، ۸۰۴، مستدرک حاکم: ۱/۲۳۵)

⑤ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ پڑھا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

”اللہ بہت بڑا کبریائی والا ہے، اور تمام حمد اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ ہے

اور صبح و شام اللہ کی تسبیح ہے۔“ (سنن ابن ماجہ: ۸۰۷۔ سنن ابی داؤد: ۷۶۳۔ مسند احمد: ۱/۸۵ صحیح ابن خزيمة، ابن حبان، حاکم، والذہبی)

⑥ ایک صحابی نے ان کلمات کے ساتھ نماز شروع کی تو آپ نے فرمایا ”یہ کلمات کتنے عمدہ ہیں کہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل گئے۔“

(صحیح مسلم ۴۲۰/۱۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما، کتاب المساجد۔ سنن ابی داؤد ۲۰۳/۱۔ سنن ابن ماجہ:

۲۶۵/۱۔ مسند احمد ۸۵/۴)

سنن ابی داؤد میں مندرجہ بالا کلمات تین تین بار کہنے کا ذکر ہے۔

④ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ

”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کثرت کے ساتھ، عمدہ کلمات کے

ساتھ، جن میں برکت عطا کی گئی ہو تعریف کرتا ہوں۔“

(مسلم، کتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة: ۶۰۰)

⑧ ان کلمات کے ساتھ ایک صحابی نے نماز کا آغاز کیا۔ آپ ﷺ نے ان

کلمات کو سن کر فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے اس کوشش میں تھے کہ کون

پہلے انہیں اٹھا کر بارگاہ الہی میں پیش کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما يقال بين

تكبيرة الاحرام والقراءة، ج: ۶۰۱۔ ابوعوانہ)

⑨ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے

تو تکبیر کہتے پھر فرماتے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
 وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ
 أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - أَنْتَ رَبِّي
 وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ
 بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا - إِنَّهُ لَا
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ
 الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ
 وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي
 سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ - لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
 كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ - أَنَا بِكَ
 وَإِلَيْكَ - تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ
 أَتُوبُ إِلَيْكَ

”میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، یکسو اور مطیع بن کر، میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا اطاعت گزار ہوں، الٰہی تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے سارے گناہ معاف کر دے۔ تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کرتا ہے، برے اخلاق سے مجھے دور کر دے، برے اخلاق سے صرف تو ہی دور کر سکتا ہے، اے اللہ میں حاضر ہوں، ساری سعادتیں تیرے پاس ہیں، تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں، کوئی برائی تیری طرف منسوب نہیں، میں تیری توفیق سے نیکی کرتا ہوں اور تجھ سے امید رکھتا ہوں، بڑا بابرکت ہے اور تو بڑا بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب مَا يُسْتَعْنَى بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدَّعَاءِ: ۷۶۰۔ صحیح مسلم: ۷۷)

⑩ علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

وَالْخَيْرُ كُلُّهُ، فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ

(ابوداؤد: ۷۶۱)

⑪ اوپر والی دعا میں بعض روایات میں وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کے بعد یہ

الفاظ ہیں:

وَالْمَهْدَىٰ مَنْ هَدَيْتَ ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا
مَنْجَاءَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ
وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

”ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو ہدایت عطا کرے، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف میرا لوٹنا ہے، نجات اور پناہ کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف، تیری ذات بابرکت اور بلند و بالا ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ (مسلم: ۶۰۱ کتاب الصلوٰۃ المسافرین، صلوٰۃ النبی لوالہابی)

⑫ اوپر والی دعائے افتتاح میں بعض روایات میں حنیفا کے بعد مُسْلِمًا کا لفظ نہیں ہے۔

⑬ بعض روایات میں وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی بجائے أَنَا

أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کے الفاظ وارد ہیں۔ (ابوداؤد: ۷۶۳)

⑭ بعض روایات میں یہ دعا اس طرح ہے:

وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ -
 اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لَاحْسَنِ الْاَخْلَاقِ
 وَاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا
 اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ
 لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ

(سنن نسائی، کتاب الافتتاح: ۱/۱۰۶۔ دارقطنی۔ سند صحیح ہے، صفحہ صلوٰۃ النبی)

⑤ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (تین بار) اس کے بعد ذُو الْمَلَكُوتِ
 وَالْجَبْرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ”(بادشاہت، غلبہ، کبریائی اور
 عظمت کا مالک) فرمایا کرتے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۳۔ صفحہ صلوٰۃ النبی الامام ابانی)

نماز تہجد کا افتتاح:

① عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ
 ﷺ کس چیز (دعا، ذکر) سے نماز تہجد شروع کرتے تھے، انہوں نے کہا: آپ

نے مجھ سے ایسی چیز کے متعلق پوچھا جس کے متعلق آپ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ پھر فرمایا:

آپ جب کھڑے ہوتے تو دس بار تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہتے۔

دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہ۔ دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ۔ ”اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے عافیت میں رکھ۔“

پھر دس بار قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ طلب کرتے۔ یعنی فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضِّیْقِ یَوْمَ

الْحِسَابِ

”اے اللہ مجھے بخش دے میں تیرے ساتھ قیامت کے دن کی تنگی سے پناہ

مانگتا ہوں۔“ (سنن ابی داؤد: ۷۶۶۔ ابن ماجہ: ۳۶۵۔ دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن حبان، الذہبی نے اسے صحیح کہا)

② ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس چیز (دعا) سے شروع کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا! اس دعا سے تہجد شروع

کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَ
اِسْرَافِيْلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ،
اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ
بِاِذْنِكَ اِنَّكَ اَنْتَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلَى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

”اے اللہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے مالک! آسمان و زمین کے خالق! اے پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا علم رکھنے والے! اپنے بندوں میں تو ہی فیصلہ کرے گا جس چیز میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کے جن مسائل میں اختلاف کیا گیا ہے، ان میں مجھے اپنے حکم سے ہدایت نصیب فرما، بے شک تو ہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ (ابوداؤد: ۷۶۷، مسلم: ۷۷۰، ابن ماجہ: ۱۳۵۷)

② ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ
 وَالْاَرْضِ، وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
 قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
 الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
 وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ،
 وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ
 حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ
 حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ - اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ
 بِكَ اٰمَنْتُ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ
 اَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
 ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ وَاسْرَرْتُ
 وَاعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

”اے اللہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں

موجود سب کا نور ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان اور زمین میں

اور ان میں موجود سب کا قائم رکھنے والا ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود سب کا رب ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ میں تیرے ہی لیے اسلام لایا، تیرے ہی ساتھ ایمان لایا، تجھی پر توکل کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی خاطر جھگڑا کیا اور تیرے پاس ہی فیصلہ کے لیے آیا، میرے تمام سابقہ، آئندہ، پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کی مغفرت فرما، تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا دوسرا کوئی معبود برحق نہیں۔ (سنن ابی داؤد: ۷۷۱)

⑤ سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ اوپر دی گئی دعا کے آخر میں مزید ہیں: **وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ** اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ابن ماجہ: ۱۳۵۵۔ بخاری، کتاب التہجد، ۱۱۲۰۔ مسلم، صلاة المسافرين: ۷۶۹)

رات کی نفل نماز کا افتتاح:

① **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ**

”اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام بڑی برکت والا

ہے، تیرا مرتبہ بہت بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تین باریہ الفاظ پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا (سنن ابی داؤد: ۷۷۵)

بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، طحاوی۔ اس کی سند حسن ہے۔ نسائی: ۱۳۲/۲۔ دارمی: ۲۸۲/۱۔ مسند احمد: ۵۰/۳۔



تعوذ اور تسمیہ

① جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز شروع کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے کہتے ہیں..... آپ ﷺ (تعوذ کے) یہ کلمات پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْحِهِ وَنَفْثِهِ (ابن ماجہ: ۸۰۷۔)

(ابوداؤد: ۷۶۳)

”اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مردود شیطان سے اس کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کی پھونک سے، اس کے تھکانے سے۔“

② اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْحِهِ وَنَفْثِهِ

”میں نے پناہ لی اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود کے چھونے

کے شر سے، اس کی پھونک اور اس کی تھکانے سے۔“ (ابوداؤد: ۷۷۵ بروایت ابوسعید خدری)

③ اس تعوذ کی ترتیب یوں بھی روایت کی گئی ہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ

وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ (ابوداؤد: ۱/۲۰۳)

④ تعوذ کی ایک روایت اس طرح بھی ہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(مصنف عبدالرزاق: ۲/۲۶۱۔ ابن منذر فی الاوسط: ۳/۸۷۔ القول المقبول الرسول فی تعلیق صلوة الرسول)

⑤ رسول اللہ ﷺ ہر سورت سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے اور سورت کی پہچان بھی تسمیہ ہی کے نزول سے ہوتی تھی۔ (دیکھیے ابوداؤد: ۷۸۸)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے جہری نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيمِ آہستہ بھی پڑھا ہے اور پکار کر بھی۔



سورہ فاتحہ

- ① ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ ہمیں (نماز میں) سورہ فاتحہ اور (قرآن سے) جو آسان ہو پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (ابوداؤد: ۸۱۸)
- ② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اعلان کر دوں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں پس اس سے زائد کچھ اور بھی (یعنی مزید تلاوت قرآن)۔ (ابوداؤد: ۸۲۰)
- ③ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (فاتحہ) نہیں پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد: ۸۲۱)
- ④ ابوسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، انہوں نے میرے بازو پکڑ کر کہا! اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے، اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: (فاتحہ) پڑھا کرو۔ جب بندہ کہتا ہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ**
الْعَالَمِينَ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ
کہتا ہے **الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے
میری ثناء بیان کی۔ بندہ کہتا ہے **مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ** تو اللہ فرماتا ہے
: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ بندہ کہتا ہے **إِيَّاكَ نَعْبُدُ**
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان
ہے اور بندے کے لیے وہی ہے جس کا اس نے سوال کیا۔ بندہ کہتا ہے **اهْدِنَا**
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ اللہ فرماتا
ہے: یہ تمام چیزیں میرے بندے کے متعلق ہیں اور بندے کے لیے وہی کچھ ہے
جس کا ۲۱ نے سوال کیا ہے۔ (البوداؤد: ۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵)



قرأت

① اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔
سفیان بیان کرتے ہیں۔ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔
(ابوداؤد: ۸۲۲۔ بخاری: ۷۵۶۔ مسلم: ۳۹۴)

نماز فجر کی قرأت:

② عمرو بن حُرَیث بیان کرتے ہیں گویا میں نبی ﷺ سے قرأت سن رہا ہوں،
آپ صبح کی نماز میں **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ - الْجَوَارِ الْكُنَّسِ** کی تلاوت کرتے تھے۔ (ابوداؤد: ۸۱۷۔ مسلم: ۴۸۶)
پہلی دو رکعتوں میں قرأت:

③ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں
سورہ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے اور بعض
اوقات ہمیں ایک آیت سنا دیا کرتے تھے۔ ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری

رکعت چھوٹی کرتے۔ اور صبح کی نماز میں بھی ایسے ہی کرتے۔

(ابوداؤد: ۷۹۸۔ بخاری: ۷۵۹۔ مسلم: ۴۵۱)

۴) آپ ﷺ پہلی رکعت کو جتنا لمبا کرتے مگر دوسری کو اتنا لمبا نہیں کرتے تھے اور نماز عصر اور نماز فجر میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (ابوداؤد: ۷۹۹)

۵) ابو قتادہ کہتے ہیں آپ ﷺ پہلی رکعت کو اس لیے لمبا کرتے کہ لوگ پہلی رکعت کو پالیں۔ (ابوداؤد: ۸۰۰)

آخری دو رکعتوں کو مختصر پڑھنا:

۶) عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں نے ہر معاملہ میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے متعلق بھی۔ انہوں نے جواب دیا: میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر کرتا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اتباع میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے متعلق میرا بھی یہی خیال ہے۔ (ابوداؤد: ۸۰۳۔ بخاری: ۷۵۵۔ مسلم: ۴۵۳)

(سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عامل تھے اور عوام نے ان کی شکایتیں عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھیں جن کی حقیقت کچھ نہ تھی۔)

۷) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا۔ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات جیسے

اَلَمْ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ (کی تلاوت) کے برابر لگایا اور آخری دو میں اس سے نصف کا اندازہ لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا اندازہ اس سے نصف کا لگایا۔

(ابوداؤد: ۸۰۳۔ بخاری: ۷۵۵۔ مسلم: ۴۵۳)

⑧ جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں **وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ** اور ان جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد: ۸۰۵)

⑨ دوسری روایت میں ہے کہ ظہر کی نماز میں **وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَىٰ** اور اس جیسی سورتیں پڑھتے، عصر اور باقی نمازوں میں بھی اسی طرح کی سورتیں پڑھتے۔ صرف صبح کی نماز میں تلاوت لمبی فرماتے۔ (ابوداؤد: ۸۰۶، مسلم: ۴۵۹)

نمازِ مغرب کی قرأت:

⑩ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی **وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا** سنی تو کہنے لگیں میرے بیٹے تمہاری اس سورت کی قرأت نے مجھے یاد دلادیا، یہ وہ آخری سورت ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ (ابوداؤد: ۸۱۰۔ بخاری: ۷۶۳۔ مسلم: ۴۶۲)

⑪ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی

نماز میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (ابوداؤد: ۸۱۱۔ بخاری: ۷۶۵۔ مسلم: ۳۶۳)

⑫ مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں لمبی

سورتیں پڑھتے دیکھا ہے۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے

پوچھا: وہ لمبی لمبی سورتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: سورہ اعراف اور سورہ

الانعام۔ (ابوداؤد: ۸۱۲۔ بخاری: ۷۶۴)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا:

⑬ معاذ بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب

کی دونوں رکعتوں میں ”إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ“ کی تلاوت کرتے ہوئے

سنا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر یا جان بوجھ کر ایسے کیا۔

(ابوداؤد: ۸۱۶)



رکوع کی دعائیں

① حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع کیا اور یہ کہا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

”مرا عظمت والا رب ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔“

(صحیح سنن نسائی، لہذا البانی، ۱۰۲۴، سنن ترمذی، سنن ابی داؤد: ۸۸۱، ابن ماجہ: ۸۸۷، مسند احمد)

نوٹ: یہ دعا کم از کم تین بار پڑھی جائے اور رسول اللہ ﷺ اسے بعض اوقات تین سے زیادہ بار بھی پڑھتے۔ علامہ البانی لکھتے ہیں: ایک بار آپ نے نفل نماز کے رکوع میں اس کی اتنی بار تکرار کی کہ آپ ﷺ کا رکوع قیام کے برابر ہو گیا۔ اور قیام میں آپ نے تین لمبی سورتیں (البقرہ، النساء، آل عمران) تلاوت کی تھیں۔ (مسند احمد: ۱/۳۷۱، ابوداؤد، ابن ماجہ: ۱/۱۴۷، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی فی الکبیر، صفحہ صلوٰۃ النبی)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ (تین بار)

میرا رب عظمت والا پاک ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

(ابوداؤد: ۸۷۰، دارقطنی، احمد، طبرانی، بیہقی، صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

③ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لِي (اے اللہ! ہمارے رب! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے مجھے بخش دے) اور اس طرح قرآن پاک کی عملی تفسیر فرماتے۔ یعنی اس آیت کی:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

(سورۃ النصر) (صحیح مسلم: ۱۰۸۵، ۱۰۸۶۔ سنن ابن ماجہ: بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا: ۸۸۹۔ صحیح بخاری: ۴۹۶۸، ۴۹۳۴۔ ابوداؤد: ۸۷۷۔ نسائی: ۱۱۳۱، ۱۰۳۶)

یہ دعا کثرت سے رکوع و سجود میں پڑھتے۔

④ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ کہتے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

”بڑا پاک ہے، بڑا مقدس ہے، فرشتوں اور جبریل کا رب ہے“۔ (ابوداؤد

بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا: ۸۷۲۔ مسلم: ۷۷۳، ابوعوانہ، حنفیہ، صلوٰۃ النبی از البانی، صحیح نسائی لابانی: ۱۰۸۶)

⑤ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

نماز کے لیے کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت کے برابر رکوع کیا

اور اس میں یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

”بڑے غلبہ، بڑی بادشاہی، بڑی کبریائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے۔“ (ابوداؤد: ۷۳۷۔ صحیح نسائی، لہذا البانی: ۱۰۰۴)

⑥ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی روایت جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق ہے، اس میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصْبِي

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام لایا، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈی اور اعصاب نے تیرے لیے خشوع کیا۔“ (ابوداؤد: ۸۶۰)

⑥ لَكَ اَسْلَمْتُ کے بعد بعض روایات میں یہ دعا اس طرح ہے:

اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَ
مُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعِصْبِيْ وَمَا

اِسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

”تو میرا پروردگار ہے، تیرے لیے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اور جس کو میرے قدموں نے اٹھایا ہے اس اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے، فرماں بردار ہو گئے ہیں۔“

(مسلم: کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب ۲۶، ج ۲۰۱۔ ابو عوانہ طحاوی۔ دار قطنی، صفحہ صلوٰۃ النبی) (۸) گزشتہ دعا اس طرح بھی روایت کی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسَلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اَنْتَ رَبِّیْ ،
خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ
وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

”اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا، تو میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اللہ رب العالمین کے لیے خشوع میں مشغول ہو گئے۔“ (صحیح نسائی، صحیح ہے۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ”سن لی اللہ نے اس کی جس نے

اس کی تعریف کی۔“ (ابوداؤد: ۷۰۷۰۔ بخاری: ۷۹۹ بروایت رفاعہ بن رافع زُرَقی۔ مسلم: ۴۷۶،

۴۷۷ بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔ ابوداؤد: ۸۴۸۔ بخاری: ۷۹۶، مسلم: ۴۰۹ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)



قومہ میں

(رکوع کے بعد کھڑے ہو کر)

① رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ

رہے تھے۔ آپ نے رکوع سے سراٹھایا تو فرمایا۔ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

حَمِدَهُ مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا

فِيهِ

”ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لیے ہے بکثرت ایسی تعریف جو شرک

سے پاک اور برکت والی ہے۔“

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا ”یہ کلمات کس نے

کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمیں

سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے۔

(ابوداؤد: ۷۷۰۔ بخاری: ۷۹۹)

② رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا

مُبَارَكًا فِيهِ۔

مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى

(ابوداؤد: ۷۷۳، مالک، بخاری، صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو: اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ ”اے اللہ ہمارے رب اور تعریف تیرے ہی
لیے ہے۔“

اس لیے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پہلے تمام
گناہ معاف ہو گئے۔ (ابوداؤد: ۸۳۸۔ بخاری: ۷۹۶۔ مسلم: ۴۰۹)

③ احادیث میں اس کے الفاظ مختلف ہیں مثلاً

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (ابوداؤد: ۸۳۷)

⑤ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (ابوداؤد: ۸۳۷، ۸۳۹)

⑥ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(ابوداؤد: ۸۳۸۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب التسبیح والتمجید والثناء)

④ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (مسلم: ۴۷۶، ۴۷۷)

⑧ عبد اللہ بن ابی اوتیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَمَلَأَ الْأَرْضَ وَمَلَأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

”اللہ نے سن لی اس شخص کی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! زمین و آسمان کی وسعتوں اور اس کے بعد جس چیز کی وسعت تو چاہے اس کے برابر حمد تیرے ہی لیے ہے۔“

(ابوداؤد: ۸۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رفع رأسه من الركوع۔)

⑨ توے میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد مندرجہ ذیل انداز میں یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَمَلَأَ الْأَرْضَ ، وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

”سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی جس نے اس کی تعریف کی، ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، زمین و آسمان کے بھرنے کے برابر اور اتنی جس

سے ان کا درمیانی حصہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ: ۶۰-۷۰، مسلم، ۳۷۷-۳۷۸، ابن ماجہ: ۸۷۸)

⑩ بعض روایات میں ⑨ نمبر دعا کے الفاظ کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا

يُنْقِي الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسْئِ

”اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ

مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے

صاف کیا جاتا ہے۔“

(صحیح مسلم، باب، ما یقول اذا رفع راسه من الركوع۔ عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ)

⑪ بعض روایات میں اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد یہ اس

طرح الفاظ ہیں:

مَلَأَ السَّمٰوٰتِ وَمَلَأَ الْاَرْضَ ، مِنْ شَيْءٍ

بَعْدَ اَهْلِ الثَّنَاءِ ، وَالْمَجْدِ ، لَا مَانِعَ لِمَا

اُعْطِيتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ

ذَ الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

”اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف اتنی ہے کہ اس سے آسمان بھر جائیں اور اس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھی بھر جائے اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! اسے کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور وہ کوئی دینے والا نہیں جو تو روک لے اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ (مسلم، ابوعوانہ، صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی۔ ابوداؤد: ۸۳۷)

⑫ بعض روایات میں اس طرح بھی یہ دعا آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ مِلْأَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْ
بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ
الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَ الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی اتنی تعریف ہے

کہ اس سے بھر جائے آسمان اور بھر جائے اس سے زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی (یہ ہے) ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور وہ کوئی دینے والا نہیں جو تو روک لے اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔“ (ابوداؤد: ۸۴۷/۱، مسلم ۳۴۶/۱۔)

نفل نماز کے رکوع میں:

⑫ رسول اللہ ﷺ نفل نماز کے رکوع میں کبھی متذکرہ بالا دعاؤں میں سے کوئی پڑھتے اور کبھی یہ پڑھتے:

وَلِرَبِّي الْحَمْدُ وَلِرَبِّي الْحَمْدُ

”میرے رب ہی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور میرے رب ہی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے۔“

ان کلمات کو قوے میں بار بار پڑھتے یہاں تک کہ قومہ بھی اس پہلے قیام کے برابر ہو جاتا جس میں آپ ﷺ نے سورہ بقرہ پڑھی تھی۔

(ابوداؤد: ۸۷۴۰۔ نسائی، سند صحیح ہے)



سجدے کی دعائیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے لہذا اس حالت میں کثرت سے دعائیں کرو۔ (ابوداؤد: ۲۷۵۰۔ مسلم: ۴۸۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:..... سجدے کی حالت میں بہت زیادہ دعائیں کرو کیوں کہ اس وقت قبولیت کا امکان زیادہ ہے۔

(ابوداؤد: ۸۷۶۰ بروایت ابن عباسؓ۔ مسلم: ۴۷۹)

رسول اللہ ﷺ سجدے میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھتے:

① **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** (میرا بلند و برتر رب پاک ہے)

(صحیح نسائی المصابی: ۱۰۲۳۔ ابوداؤد: ۸۷۴۳ بروایت حذیفہؓ)

مندرجہ بالا دعا سجدے میں تین بار اور کبھی آپ ﷺ تین بار سے بھی زیادہ بار پڑھا کرتے اور نوفل میں اتنی تکرار کرتے کہ آپ ﷺ کا سجدہ قیام کے قریب ہو جاتا جب کہ قیام میں آپ نے سورہ بقرہ، النساء اور آل عمران تلاوت کی تھیں۔
(ابوداؤد: ۸۷۴۳، ابن ماجہ، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی کبیر صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

② **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ**

”میرا رب بلند اور پاک ہے، اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔“

(ابوداؤد: ۸۷۰ دارقطنی، احمد، طبرانی، بیہقی، صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

③ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** (پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے

ساتھ)

سعدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں تین بار

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہنے کے برابر ٹھہرتے تھے۔ (ابوداؤد

: ۸۸۵) (یعنی تین تین بار یہ کلمات کہے جاسکتے ہیں)

④ **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ**

اغْفِرْ لِي

اے اللہ ہمارے رب! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سجدے کی حالت میں بکثرت پڑھا کرتے۔

(ابوداؤد: ۴۷۷۔ بروایت عائشہؓ۔ بخاری: ۷۹۳۔ مسلم: ۳۸۴)

⑤ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں کہتے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

”ہمارا تمام فرشتوں اور جبرائیل علیہ السلام کا رب بہت مقدس اور پاک ہے۔“

(صحیح سنن نسائی للالبانی ۱۰۸۶: صحیح مسلم ۳۵۳/۱: ابوداؤد: ۸۳۲: بروایت عائشہ)

⑥ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ

اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّيْ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ

خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ

وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

”اے اللہ! تیرے ہی لیے میرا سجدہ ہے اور تجھی پر میرا ایمان ہے اور تیرے

ہی لیے میں فرماں بردار ہو گیا ہوں۔ تو ہی میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات

کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی شکل بنائی اور اسے حسن بخشا

اور اسے کان اور آنکھوں سے نوازا، پس اللہ ہی برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق

کرنے والا ہے۔“ (مسلم، کتاب الصلوٰۃ المسافرین: ۲۰۱: باب ۲۶: ابوعوانہ، طحاوی، دارقطنی،

صفیہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی، مسلم: ۵۳۴/۱: حصن المسلم از سعید بن علی القحطانی)

ایک روایت میں اَنْتَ رَبِّيْ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(دیکھیے ابوداؤد: ۷۶۰: مسلم: ۷۷۰)

⑥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ وَدَقَّةً وَجَلَّةً وَّاَوَّلَهُ

وَآخِرُهُ وَعَلَانِيَتُهُ وَسِرَّهُ

”اے اللہ! میرے تمام چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۸ بروایت ابو ہریرہ۔ مسلم: ۴۸۳)

① سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخِيَالِي، وَأَمَّنَ بِكَ

فَوَادِي، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، هَذِي يَدِي

وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي

”میرا جسم اور میرا خیال تجھے سجدہ کر رہا ہے، میرا دل تجھ پر ایمان لا چکا ہے، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، یہ میرے ہاتھ ہیں اور میرے گناہ ہیں جن کا میں نے ارتکاب کیا۔“

(ابن نصر، ہزار، حاکم نے صحیح کہا۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

② سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

”وہ ذات پاک ہے، جو کہ بڑی قوت، بادشاہت، کبریائی اور عظمت والی

ہے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۳۔ نسائی۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

رات کے نوافل کے سجدوں میں:

⑩ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(مسلم، باب ما یقول فی الركوع والسجود، البوعوانہ، نسائی، ابونصر، صلیۃ اللہ علیہ وسلم، از علامہ البانی)

⑪ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

”اے اللہ! تو پاک ہے، رب ہمارے اور تیری حمد کے ساتھ میں تجھ سے

مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف پلٹتا ہوں۔“

(مسلم، باب ما یقول فی الركوع والسجود)

⑫ آپ اپنی دعاؤں میں بکثرت یہ کلمات پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

”پاک ہے تو اے میرے رب اور حمد تیری ہی ہے اے اللہ! مجھے بخش دے۔“

(مسلم، باب ما یقول فی الركوع والسجود، بروایت عائشہ)

⑬ ایک روایت میں اس طرح ہے:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ

إِلَيْهِ - (مسلم، باب ما يقول في الركوع والسجود بروایت عائشہ)

⑬ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

”اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے۔“

(ابن ابی شیبہ: ۶۲/۱۱۲۔ نسائی، کتاب الافتتاح۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑭ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر سے غائب پایا۔ تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر پڑا۔ آپ ﷺ سجدے میں تھے، پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ
لَا اَحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَيْتَ
عَلٰی نَفْسِكَ

”اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیرے غفور و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ تیرے (عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء کا شمار نہیں کر سکتا، تو ایسا ہی صاحبِ حمد و ثناء ہے

﴿١٦﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا ، وَفِيْ
لِسَانِيْ نُورًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُورًا ،
وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُورًا ، وَاجْعَلْ مِنْ
تَحْتِيْ نُورًا ، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُورًا ،
وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا ، وَعَنْ يَسَارِيْ نُورًا ،
وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُورًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُورًا
وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُورًا ، وَاعْظِمْ لِيْ نُورًا

”اے اللہ! میرے دل میں روشنی کر اور میری زبان، میرے کان اور میری آنکھوں میں روشنی کر، اور میرے نیچے اور میرے اوپر روشنی کر، اور میرے دائیں بائیں، آگے پیچھے روشنی کر اور میرے نفس میں بھی روشنی کر اور میری روشنی کو زیادہ کر۔“ (مسلم، ح: ۱۹۱، کتاب الصلوٰۃ باب: ۲۶۔ ابوعوانہ، ابن ابی شیبہ المصنف: ۲/۱۰۶-۱۱۲-۱ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)



دوسجدوں کے درمیان

موجودہ دور کے اکثر مسلمان دوسجدوں کے درمیان نہیں بیٹھتے، بعض تو پوری طرح بیٹھ کر اپنی ہڈیوں کو اپنی جگہ بھی نہیں لاتے بلکہ تھوڑا سا سر اٹھا کر پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ غیر مسنون اور غلط ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ کم از کم پوری طرح بیٹھ کر ہڈیوں کو اپنی اپنی جگہ پر اس طرح آنے دیا جائے کہ کمر اور سر سیدھے ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جلسہ استراحت کی کیفیت صحابہؓ نے اس طرح بیان کی ہے۔

○ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللہَ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہم سمجھتے کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔ پھر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور آپ دوسجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے ہم سمجھتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔ (یعنی آپ کا جلسہ استراحت طویل ہوتا)

(ابوداؤد: ۸۵۳۔ بخاری: ۸۰۰، مسلم: ۴۷۲)

○ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا! میں نے آپ ﷺ کے قیام کا رکوع و سجود کی طرح، رکوع میں اس قدر اطمینان پایا جیسے سجدہ میں، دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا اور آپ کا سجدہ کرنا اور پھر

سلام پھیرنے تک بیٹھنا تقریباً برابر برابر محسوس کیا۔ (ابوداؤد: ۸۵۴۔ بخاری: ۷۵۲۔ مسلم: ۷۷۱ نیز دیکھیے ابوداؤد: ۸۵۲۔ بخاری: ۷۹۲۔ مسلم: ۷۷۱)

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ

وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

”یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے صحت، ہدایت اور رزق عطا کر۔“

(ابوداؤد: ۸۵۰ بروایت ابن عباسؓ۔ ابن ماجہ: ۸۹۸)

② اَللّٰهُمَّ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ

وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

”اے اللہ! اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے درست

کر اور مجھے رفعت عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔“

(ابن ماجہ، حاکم نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے موافقت کی، صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

③ اس دعا کی ترتیب اس طرح بھی نقل کی گئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَاجْبُرْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ

(حسن المسلم بحوالہ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

④ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ (ابن ماجہ: ۸۹۸)

⑤ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (۲۸۳)

⑥ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

”اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے، اے میرے پروردگار! مجھے

معاف کر دے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۴، صحیح نسائی لابانی: ۱۰۲۳۔ احمد: ۳۹۸/۵۔ طحاوی: ۱۱۵/۱)

ابن ماجہ: ۱۳۸/۱۔ القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول)



تشہد

① اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ -

”تمام نذرانے اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ خیراتیں، سلام آپ پر اے نبی (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم یہ کلمات کہو گے تو زمین و آسمان یا ان دونوں کے درمیان موجود ہر نیک شخص کو اس کا ثواب پہنچ جائے گا۔ پھر کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“
پھر تم میں سے ہر شخص اپنی محبوب اور منتخب دعا کرے۔

(ابوداؤد، بروایت عبداللہ بن مسعود: ۹۶۸۔ بخاری: ۸۳۱۔ مسلم: ۴۰۲۔ ابن ماجہ: ۸۹۹)

قاسم بن مخیرہ نے بیان کیا کہ علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حدیث سنائی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں (علقمہ کو) ہاتھ سے پکڑا اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر انہیں نماز میں مذکورہ شہد پڑھنا سکھایا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے یہ کلمات کہے یا جب تم ان کلمات سے فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ اب چاہو تو کھڑے ہو جاؤ چاہو تو بیٹھے رہو۔“ (ابوداؤد: ۹۷۰) [اس حدیث کا موقوف ہونا ہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ تلیخیص میں حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے]

② عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تشہد اس طرح مروی ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (وَبَرَكَاتُهُ) السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ - اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَهُ) لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (ابوداؤد: ۹۷۱)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ وَبَرَكَاتُهُ اور وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔

③ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے تشہد مندرجہ ذیل الفاظ میں مروی ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِينَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلَ اللّٰهِ عَبْدُهُ، وَرَسُوْلُهُ،

مسند احمد کی روایت میں بَرَكَاتُهُ اور اَشْهَدُ کے لفظ نہیں ہیں۔

(ابوداؤد: ۹۷۲۔ مسلم: ۴۰۴۔ ابن ماجہ: ۹۰۱)

④ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر تشہد کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلرَّاٰكِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ
، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ (اس کے بعد اوپر والے تشہد کی عبارت
ہے۔)

تمام نذرانے، پاکیزہ، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

سلام ہو۔ (موطا مالک: ۱۹۸۔ ابن ابی شیبہ: ۲۹۹۲۔ حاکم: ۱/۲۶۵۔ بیہقی: ۱۳۲/۲، بیہقی صحیح

ہے) (الکلم الطیب - صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑤ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد ایسے ہی پڑھایا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن حکیم کی سورتیں پڑھایا کرتے تھے۔ وہ تشہد یہ تھا:

التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ
لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ،

”یہ تمام مبارک نذرانے، بدنی، مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی آپ ﷺ پر اللہ کا سلام، اس کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اللہ کی جانب سے سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔ (ابوداؤد)

۹۷۴۔ مسلم: ۴۰۳۳۔ ابن ماجہ: ۹۰۰۰ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی۔ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے)



درود

① عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے پوچھا ”یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، ہم آپ پر اور اہل بیت پر درود کس طرح بھیجیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

”الہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے الہی! برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔“
(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب التشہد فی الصلوٰۃ، مسلم، صلوٰۃ علی النبی بعد التشہد)

② کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ پھر سلام کا طریقہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَبِّرُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداؤد: ۹۷۶۰۔ بخاری: ۳۲۷۰۔ مسلم: ۴۰۶۰۔ بخاری: ۶۳۵۷)

③ حکم نے اپنی سند سے اس طرح بیان کیا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداؤد: ۹۷۸۰۔ بخاری: ۳۲۷۰۔ مسلم: ۴۰۶۰)

۴) ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا! اللہ کے رسول ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

”اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی ازواج مطہرات پر، اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد پر، آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔

(ابوداؤد: ۹۷۹۹۔ بخاری: ۳۲۶۹۔ مسلم: ۴۰۷)

۵) ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ درود میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بتایا، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درود کے آخر میں یہ اضافہ ہے)

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداؤد: ۹۸۰۰۔ مسلم: ۹۰۷۔ ابن ماجہ: ۹۰۵)

⑥ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ (ابوداؤد: ۹۸۱)

⑥ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے درود کے الفاظ اس طرح مروی ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهیمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرٰهیمَ

”اے اللہ! اپنے بندے اور رسول (محمد ﷺ) پر رحمت نازل فرما جس طرح
تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد علیہ السلام پر اور محمد علیہ السلام کی آل پر برکت
نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔“

(ابن ماجہ: ۹۰۳۔ بخاری: ۴۷۹۷، ۶۳۵۸)



درود شریف کے بعد کی دعائیں

① عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ
وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ
الْمَمَاتِ (ابوداؤد: ۹۸۴)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْمَآْثِمِ
وَالْمَغْرَمِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔ اور پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔
اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔

(بخاری: ۸۳۲۔ مسلم: ۵۸۷ اللؤلؤ والمرجان: ۳۳۵)

② مسلم کی ایک روایت میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَالِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔“

(بخاری: ۱۰۲/۲-مسلم: ۵۸۸)

③ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”مجھے کوئی دعا سکھائیے جو میں نماز میں پڑھوں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں پس تو ہی اپنے فضل خاص سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما،“

بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

(اللؤلؤ والمرجان: ۱۷۲۹۔ مسلم: ۵۳۴/۱۔ بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء قبل السلام:

(۴۳۴)

④ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا

اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ

الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

”اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ (مسلم: ۵۳۴/۱)

⑤ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

عِبَادَتِكَ

”اے اللہ! اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔“

(ابوداؤد: ۱۵۲۲۔ نسائی: ۵۲/۳)

⑥ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
أَرُدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ میں نکلی عمر کی طرف لوٹا یا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔“

(بخاری، مع الفتح: ۶/۳۵۔ حسن المسلم: ۶۰)

⑥ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا ”تم نماز میں دعا کیسے کرتے ہو؟“ اس نے کہا ”تشہد کے بعد کہتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاعُوذُ بِكَ مِنَ
النَّارِ

”اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

ویسے آپ ﷺ اور معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح خوب گنگنا نا (حسن طلب) نہیں جانتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اسی کے ارد گرد ہم بھی گنگنا تے ہیں۔“

(ابوداؤد: ۷۹۳۔ بخاری: ۷۰۳۔ مسلم: ۴۶۷۔ ابن ماجہ: ۹۱۰۔ ابن خزیمہ۔ صفة صلوٰۃ النبی)

وہ شخص کبھی رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں مسجد نبوی میں آ کر نماز پڑھا کرتا تھا اور کبھی کبھی اپنے محلے کی مسجد میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ چونکہ تشہد بلند آواز سے نہیں پڑھا جاتا اور نہ ہی بعد کی دعائیں بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں، اس لیے اس نے کہا کہ مجھے یہ پتا نہیں کہ آپ ﷺ اور معاذ رضی اللہ عنہ کیا پڑھتے ہیں؟

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ اے میرے بھتیجے! تم نماز پڑھتے ہو تو کیسے دعا کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں سورہ فاتحہ پڑھتا اور اللہ سے جنت کا سوال کرتا اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ کی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا کیا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور معاذ دونوں انہی کے متعلق دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد: ۷۹۳)

چونکہ آپ ﷺ نے اس نوجوان کی دعا کی تائید کی، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعایا اسی قسم کے مفہوم پر مشتمل دیگر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

⑧ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھی۔ قوم کے کسی آدمی نے کہا ”آپ نے بہت خفیف سی نماز پڑھی ہے۔“ انہوں نے کہا ”کیا یہ کافی نہیں، میں نے اس میں وہ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔“ جب وہ اٹھ کر چل دیئے تو ایک آدمی ان کے پیچھے نکلا اور ان سے ان دعاؤں کے متعلق پوچھا تو عمار

بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ دعائیں:

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰى
الْخَلْقِ اَحْيِنِىْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا
لِّىْ وَتَوَفَّنِىْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِى الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِى
الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقُصْدَ فِى الْفَقْرِ
وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ
قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ
اِلٰى لِقَائِكَ فِىْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ
مُّضِلَّةٍ ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِرِزْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا
هٰدِىَّةً مُّهْتَدِيْنَ

”اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ساتھ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور جب میری وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی پوشیدہ اور ظاہر امور میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، رضا و غضب میں حق گوئی کی توفیق چاہتا ہوں، بد حالی و خوش حالی میں میانہ روی کا طالب ہوں، تیری لامتناہی نعمتوں کا ساکلی ہوں، آنکھوں کی غیر منقطع ٹھنڈک کا خواہاں ہوں، قضا کے بعد کی رضا، موت کے بعد خوش گوار زندگی، تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوالی ہوں، بغیر نقصان دہ مصیبت اور گمراہ گن گنہ میں مبتلا ہوئے، اے اللہ! ہمیں زینت ایمان سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ بنادے۔“

(نسائی، حاکم نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے اس کی موافقت کی۔ صفحہ صلوٰۃ النبی ﷺ از علامہ

البانی نسائی ۳/۵۵۰، احمد ۴/۳۶۴۔ حسن المسلم سعید بن علی القحطانی)

⑨ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے سنا، وہ تشہد میں ذیل کے الفاظ کے ساتھ دعا کر رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ..... اَنْ تَغْفِرَ لِّیْ

ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغُفُورُ الرَّحِيمُ

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے، کہ اس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے، تو میرے گناہ بخش دے یقیناً تو ہی بہت زیادہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو معاف کر دیا گیا، اس کو معاف کر دیا گیا۔

(کفو) حد تک..... ابوداؤد: ۱۳۹۳۔ ترمذی: ۵۱۵/۵۔ نسائی: ۶۲/۳۔ احمد: ۳۳۸/۴۔ ابوداؤد:

۹۸۵۰۔ احمد، نسائی، ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے اس کی موافقت کی۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑩ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، اس وقت میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس نے ان کلمات سے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا
قَيُّوْمُ

”اے الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں،

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی احسان کرنے والا ہے، زمین و آسمان کا موجد تو ہی ہے، اے صاحبِ عظمت و احسان، اے ہمیشہ زندہ اور کائنات کو تھامنے والے!“

نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، جب اسے اس نام سے پکارا جائے تو وہ اس پکار کو قبول فرماتا ہے، اور جب اس نام سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔ (ابوداؤد: ۱۳۹۵)

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

الْمَنَّانُ يَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا

ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَیُّوْمُ ، اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے ساتھ کہ حمد تیرے ہی

لیے ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں،

بے حد احسان کرنے والا، اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے! اے بزرگی اور

عزت والے! زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور

آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، صحیح ابن ماجہ، ابوالبابی: ۳۲۹/۲)

⑫ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

”اے اللہ! بے شک میں تیرے ساتھ اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا پناہ مانگتا ہوں اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔“

(مسلم ۲۷۱۶- نسائی، سند صحیح ہے۔ صفحہ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑬ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی نماز میں یہ دعا پڑھتے سنا:

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

”اے اللہ! میرا حساب آسان لینا۔“

(مسند احمد: ۶/۳۸۔ مشکوٰۃ المصابیح للالبانی: الجزء الثالث: ۵۵۶۳)

علامہ البانی کہتے ہیں کہ اس دعا کو تشہد میں سلام سے پہلے پڑھا جاسکتا ہے۔
(صفحہ صلوٰۃ النبی: ۲۰۱)

سلام پھیرنا:

① عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی اور فرماتے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

”تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔“ (ابن ماجہ: ۹۱۳۔ ابوداؤد: ۱۹۶)

سلام پھیرنے کے لیے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں۔ مثلاً

② السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (ابن ماجہ: ۱۹۶)

③ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(لبوض المرام ابن حجر: ۲۵۳)

④ سلام صرف دائیں طرف پھیرنے سے بھی نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں۔

ایک سلام کہتے ہوئے تھوڑا دائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔ (جامع ترمذی، ابواب الصلوۃ: ۲۹۶)



فرض نماز کے بعد

① ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا تکبیر سے معلوم ہوتا تھا۔ یعنی آپ سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے۔
(ابوداؤد: ۱۰۰۲۔ بخاری: ۸۳۱۔ مسلم: ۵۸۳)

② **اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ**

”اللہ ہی سب سے بڑا ہے، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، اے اللہ! تو سرا سراسر سلامتی ہے، سلامتی تجھ ہی سے ملتی ہے، بابرکت ہے تو اے جلال و اکرام والے۔“

(ترمذی، ابن ماجہ: ۹۲۸۔ مسلم: ۵۹۱)

③ **لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا**

مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدَمِ مِنْكَ

الْجَدُّ - (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ

اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ

اَرْذَلِ الْعُمْرِ، وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ

الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے، تیری پناہ طلب کرتا ہوں بڑھاپے سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں فتنہ دنیا

اور عذاب قبر سے۔“ (بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۷)

⑤ سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے کہ جیسے

کوئی معلم بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ اَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ اَنْ اَرُدَّ

اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمْرِ، وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ

الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کجی سے، اور تیری پناہ حاصل کرتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عمر کے آخری حصے میں لا چاری بڑھ جانے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں فتنہ دنیا سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے۔“ (ابن ابی شیبہ: ۱۸۸/۱۰۔ بخاری: ۶۳۹۰۔ ترمذی: ۳۵۶۷۔ ابن خزیمہ: ۷۴۶۱۔ ابن حبان: ۲۰۴۳۔ مسند احمد: ۱۸۲، ۱۸۳)

⑥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نادار صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، مال دار لوگوں نے بلند درجے کمالیے اور ہمیشہ کا چین لوٹ لیا، ہماری طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح وہ بھی روزے رکھتے ہیں، اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں اور عمرہ، جہاد اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو آگے بڑھ جانے والوں کو پالو گے اور تم کو کوئی نہ پاسکے گا جو تمہارے بعد ہے اور تم اپنے زمانے والوں میں سب سے اچھے ہو مگر ہاں وہی جو اس (عمل) کو بجا لائے (وہ تمہارے برابر رہے گا) تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ لیا کرو۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔ ابن ماجہ: ۹۲۷۔ ابن خزیمہ: ۷۴۸۔ مسند احمد: ۱۸۲، ۱۸۳)

(۱۵۸/۵)

④ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد کہا **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ** اور آخر میں کہا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**

اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(مسلم: ۹۵/۵۔ ابوعوانہ: ۲۴۷/۲۔ نسائی عمل الیوم واللیلۃ: ۱۴۳۔ احمد: ۳۷۱/۲، ۴۸۳۔ ابن

خزیمہ: ۷۵۰۔ ابن حبان: ۵/۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۹۔ بیہقی: ۱۸۲/۳۔ القول المقبول)

⑤ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق، سورہ الناس) پڑھا کرو۔

(ابوداؤد: ۱۴۳۔ ترمذی، نسائی)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، اسے کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔ (صحیح الجامع: ۶۴۶۴۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۷۲۔ جزء اثانی)

حسن بن علی سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی

وہ آئندہ نماز تک اللہ کی ذمہ داری میں ہوتا ہے۔

(ترغیب و ترہیب: ۲/۴۵۳، بحوالہ اذکار نافعہ)

⑩ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ

”اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی پہلے (آگے) کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ (سنن ابی داؤد: ۷۶۰۔ مسلم: ۷۷)

⑪ ایک حدیث میں علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، سلام پھیرنے کے بعد کے کلمات اس طرح ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلَهَ اِلَّا

اَنْتَ

”اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا، تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“ (ابوداؤد: ۷۶۱-۷۷۰-مسلم: ۷۷۰)

⑫ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا
وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

”اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“ (ابن ماجہ: ۹۳۵-احمد: ۳۰۵/۶-۳۲۲)

⑬ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں پر جو شخص پابندی سے عمل کرتا ہے، جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ چیزیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں: ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا، دس دفعہ اَللّٰہ اَکْبَرُ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا۔ صحابی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اس عدد کا شمار کیا اور فرمایا: یہ زبان (پانچوں نماز کے بعد) سے کہنے میں (نمازوں کے حساب سے) ایک سو پچاس

(کلمات) ہیں اور قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں ایک نیکی کا دس گنا (اجر کے اعتبار سے) ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔

اور جب اپنے بستر پر جائے تو **سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ** (سب ملا کر کل) سو مرتبہ کہہ لے تو یہ زبان کے کہنے سے سو ہیں اور ترازو میں (دس گنا کے حساب سے) ایک ہزار۔ بھلا تم میں سے کون ہے جو دن میں اڑھائی اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہو۔ (جب کہ وہ نیکیاں اڑھائی ہزار کماتا ہو) صحابہ نے عرض کیا: انسان یہ عمل پابندی سے کیوں نہیں کر سکتا؟ فرمایا: ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے، فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ بندہ نماز سے غافل ہو جاتا ہے اور جب بندہ بستر پر جاتا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلائے لگتا ہے حتیٰ کہ آدمی کو نیند آ جاتی ہے۔

(ابن ماجہ: ۹۲۶۰۔ ابوداؤد: ۵۰۶۵۔ ترمذی: ۳۳۱۰)

⑬ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر نیکی کا کام کرنے اور برے کام سے بچنے کی طاقت نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی ہم اس کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت و فضل اسی کے لیے ہیں اور خوب صورت ثنا اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دین کو ہم اسی کے لیے خالص کرتے ہیں چاہے یہ کافروں کو برا لگے۔“

یہ کلمات رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد دہراتے تھے۔

(مسلم بروایت عبد اللہ بن زبیر)

⑤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! واللہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا نہ چھوڑنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

عِبَادَتِكَ (ابوداؤد: ۱۵۴۴۔ نسائی)

”اے اللہ تو اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت میں میری اعانت فرما۔“

فجر اور مغرب کے بعد:

①۶ علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات دس مرتبہ پڑھا کرو، ہر مرتبہ پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ (مسند احمد)

نماز فجر کے بعد:

①۷ کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز فجر کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اور اَللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار کہے گا وہ ثواب سے ناامید نہیں ہوگا۔ (مسلم: ۹۳/۵۔ ابوعوانہ: ۳۶۶/۳۔ ترمذی: ۳۴۱۲۔ نسائی: ۷۵/۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱/۶۔ ابوداؤد طیالسی: ۱۰۵/۱۔ ابن حبان: ۳۶۳/۵)

①۸ ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر

کے بعد ۱۰۰ دفعہ یہ کلمہ کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ،
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

تو وہ عمل کے لحاظ سے اہل زمین میں سب سے زیادہ افضل ہوگا ہاں وہ آدمی جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ عمل کیا (تو اس کا مقام زیادہ ہوگا)۔
(السلسلة الاحادیث الصحیحة ۲۶۶۴۔ طبرانی کبیر: ۸۰۷۵۔ طبرانی اوسط: ۱۷۹۶۔ ابن السنی: ۱۴۳۔
سلسلة احادیث صحیحہ: ۲۹۷۲)

①۹ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو وہ (جویریہ رضی اللہ عنہا) نماز کی جگہ پر بیٹھی (اذکار کر رہی) تھیں۔ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے تو دیکھا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا ابھی تک وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جویریہ جب سے میں مسجد میں گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے (ہاں سے رخصت ہونے کے) بعد چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے اذکار سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں۔ وہ چار کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ
رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ،
سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادَ كَلِمَتِهِ

”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں تسبیح کرتا ہوں، اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لیے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا)

② ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: آپ یوں کہا کریں:

اللَّهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت فرما۔ بلاشبہ تو

ہی بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔“ (ابن ماجہ: ۳۸۲۔ بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، ج: ۸۳۴۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ)

(۲۱)۔ ابو مروان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب بن مانع نے ان کے لیے اللہ کی قسم کھائی، وہ اللہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پہاڑ اتھا، یقیناً ہم تو رات میں یہ بات پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب نماز سے پھرتے، تو یہ دعا پڑھتے تھے، کعب بیان کرتے ہیں کہ ان کو صہیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محمد ﷺ جب بھی نماز سے پھرتے، تو یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ
لِيْ عِصْمَةً وَّاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ
جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخْتِكَ
وَاَعُوْذُبِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنْعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

[نسائی: ۱۳۴۷، وسندہ احسن]

”اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما، جسے تو نے میرے لیے (جہنم سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میری دنیا کی درستگی فرما، جس میں تو نے میری معیشت کا سامان پیدا کیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ پکڑتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیرے قہر و عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، تیری عطا میں کوئی بندش نہیں ڈال سکتا، جسے تو نہ دے، اے کوئی نہیں دے سکتا، تیرے سامنے کسی بخت والے کو اس کا بخت کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔“

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۴۵) امام ابن حبان (۲۰۲۶) نے ”صحیح“ اور حافظ ابن حجر نے ”حسن“ کہا ہے۔ [نتائج الافکار لابن حجر: ۳۱۸/۲]

امام ابو نعیم الاصبہانی فرماتے ہیں:

”هذا الحديث من جیاد الاحادیث.“ [حلیۃ الاولیاء: ۴۶/۶]

اس کا راوی ابو مروان ”حسن الحدیث“ ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام ابن نجی اور حافظ ذہبی [الکاشف: ۳۳۲/۳] نے ”ثقة“ کہا ہے۔

② سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز سے فارغ ہو تو یہ سید الاستغفار پڑھ لے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي أَنَا عَبْدُكَ أَنَا عَلَى

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ
 وَاَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - [مسند البزار وسنده صحيح]

”اے اللہ! تو میرا خالق میں تیرا بندہ ہوں، میں حسب استطاعت تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں، میں تیری پناہ پکڑتا ہوں، اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی، میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھ پر تیری نعمتیں ہیں، مجھے اپنے گناہوں کا بھی اقرار ہے، تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔“

۲۳) سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اس نے کہا پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے، میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے، اس نے (جواباً) کہا ہم (ہم جہاں پیشاب لگ جاتا ہے وہاں سے) جلد اور کپڑا کاٹ دیتے تھے، بعد ازاں نبی کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے، ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ شور کیسا؟ تو سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو اس یہودی عورت کی بات بتائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ سچ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ (ہر فرض) نماز کے بعد یہ دعا ضرور پڑھتے تھے:

رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ
اعْذِنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

[نسائی: ۱۳۴۶، مسند الامام احمد: ۶/۶۱ وسندہ حسن]

”اے جبرائیل، میکائیل و اسرافیل کے رب! مجھے جہنم کی گرمائی اور عذاب قبر سے بچا۔“

②۳ ایک انصاری صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد سو بار پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰/۲۳۴ حدیث: ۲۹۷۵۴ وسندہ صحیح)

”اے اللہ! مجھے معاف فرما میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور

بخشنے والا ہے۔“



دعائے قنوت

① حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعائے قنوت سکھلائی:-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِىْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ
فِىْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِىْمَنْ تَوَلَّيْتَ
وَبَارِكْ لِيْ فِىْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا
قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ
لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعْزُ مَنْ عَادَيْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُتُوْبُ
اِلَيْكَ۔

اے اللہ مجھ کو ہدایت دے ان لوگوں کی جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور دوست رکھ مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو

نے دوست رکھا اور برکت دے مجھ کو اس نعمت میں جو تو نے مجھے دی اور محفوظ رکھ مجھ کو اس شر سے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے اوپر کسی کا فیصلہ نہیں ہوتا، جس کو تو دوست رکھے اس کو کوئی ذلیل کرنے والا نہیں اور جس کو تو دشمن بنا لے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں، با برکت ہے تو، اے ہمارے رب! اور برتر ہے۔ ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد: ۱۳۲۵ ابن ماجہ۔ صحیح نسائی لئلا البانی، الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۳۸۔)

قنوت وتر کے بعد کی دعا:

علیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ
اَنْتَ کَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ (ابوداؤد: ۱۳۲۷)

”اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ تیرے (عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء کا شمار نہیں کر سکتا، تو ایسا ہی صاحبِ حمد و ثناء ہے

جیسا کہ تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۹۔ مسلم: ۴۸۶)

وتر کے بعد:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (تین بار)

”پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ یعنی اللہ کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔“

(صحیح ابوداؤد: ۱۴۳۰ نسائی للالمبانی: ۱۶۴۳۔ کتاب الدعاء از محمد اقبال کیلانی)

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ -

ملائکہ اور روح الامین جبرئیل کا رب بہت پاک اور مقدس ہے۔

(سنن نسائی: ۱۷۵۱۔ نماز مسنون اور نہایت ضروری دعائیں)



نماز کے وہ خاص مسائل جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں

○ نماز فرض ہو یا نفل، تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی کلمات یا دعا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں، نہ ہی اپنی زبان میں نہ ہی، عربی میں لہذا کوئی بھی دعایا الفاظ نہیں پڑھنے چاہئیں۔

○ فرض ہو یا نفل نماز درود شریف کے بعد دعا کی جاسکتی ہے۔ قرآنی دعا ہو یا مسنون دعا ہو یا اپنی دعا البتہ عربی زبان میں ہونا لازمی ہے۔ (دیکھیے نماز مسنون اور انتہائی ضروری دعائیں)

○ فرض نماز ہو یا نفل، نماز کے بعد جتنی دیر چاہے وہیں بیٹھ کر اذکار اور دعائیں کی جاسکتی ہیں۔ (مسلم، کتاب المساجد: ۵۹۳)

○ فرض نماز ہو یا نفل، نماز کے بعد کی جانے والی دعائیں کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہیں۔

○ قنوت نازلہ فرض نماز کے دوران میں ہو یا وتر میں قنوت ہو، ان میں قرآنی اور مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی دعائیں بھی عربی زبان میں

کی جاسکتی ہیں۔

○ تعنی ﷺ نے کہا کہ نماز فرض ہو یا نفل، اس کے شروع میں،

درمیان میں آخر میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد: ۷۶۹)

نماز میں شروع سے مراد ہے درود شریف کے بعد۔

○ خواہ نفل نماز کا سجدہ ہو خواہ فرض نماز کا اس میں عربی زبان میں ہر

طرح کی دعا کی جاسکتی ہے۔ (تفہیم دین ص: ۶۲ فتویٰ مبشر احمد ربانی)

○ نفل نماز کی مسنون دعائیں فرض نماز میں اور فرض نماز کی مسنون

دعائیں نفل نماز میں اپنے اپنے موقع محل پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

○ ایک ہی دعا کی تکرار رکوع اور سجدے میں اور درود شریف کے بعد

جتنی بار چاہیں کر سکتے ہیں البتہ یہ خیال رکھا جائے گا کہ رکوع، قیام اور

سجدے سے زیادہ لمبائے ہو۔ سجدہ قیام سے لمبائے ہو، قیام، رکوع اور سجدہ یا

تو برابر برابر ہوں یا پھر رکوع سجدے کی نسبت چھوٹا اور سجدہ قیام کی نسبت

چھوٹا ہو۔

○ پہلی رکعت دوسری رکعت سے چھوٹی نہیں ہونی چاہیے، دونوں

برابر ہوں یا پہلی رکعت سے دوسری رکعت چھوٹی ہو۔

○ آخری دو یا ایک رکعت، پہلی دو رکعتوں کی نسبت چھوٹی ہونی

چاہئیں۔

◎ جماعت کی صورت میں نماز ادا کر رہے ہوں تو فرض نماز کی آخری

ایک یا دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تلاوت کی جائے یا نہ کی جائے

دونوں طرح درست ہے۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث، ص: ۱۱۱)

◎ تنہا نماز فرض پڑھ رہے ہوں تو آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی

نسبت مختصر ہونی چاہئیں۔ فاتحہ کے بعد قرأت کر لینا بہتر ہے۔

◎ نفل نماز میں آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کے برابر لمبی کی جا

سکتی ہیں۔

◎ نماز فرض ہو یا نفل قرأت کے دوران سجدے کی آیت آ جائے تو

سجدہ کریں، یا نہ کریں دونوں طرح درست ہے۔ قول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

(بخاری)

◎ نفل نماز کی قرأت کے دوران میں، اگر رحمت کی آیات آئیں تو

رک کر اللہ سے رحمت کی دعا کی جا سکتی ہے۔ اگر عذاب کی آیتیں

آجائیں تو عذاب سے پناہ مانگی جا سکتی ہے اور اگر ایسا نہ بھی کریں تو

درست ہے۔ (مسلم: ۷۷۴۲۔ ابوداؤد: ۸۷۳، ۸۷۱)

◎ دو سجدوں کے درمیان (جلسہ) میں اتنی دیر بھی بیٹھا جا سکتا ہے

جتنا، ایک سجدے میں ارے۔ رسول اللہ ﷺ اس دوران میں رَبِّ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي بار بار پڑھتے رہتے۔

○ قرأت کے دوران بعض آیات کو بار بار دہرایا بھی جاسکتا ہے۔

○ نماز کے بعد صرف ایک سلام کر کے بھی نماز ختم کی جاسکتی ہے۔

○ قنوت وتر رکوع سے پہلے قرأت کے بعد بھی پڑھا جاسکتا ہے اور

رکوع کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ رکوع سے پہلے قنوت وتر پڑھنے کے

لیے قرأت کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے

پڑھنا چاہیے۔ اللہ اکبر کہہ کر قنوت شروع کرنا یا قیام کی حالت میں ہاتھ

اٹھا کر قنوت پڑھنا درست نہیں۔

اگر قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنا ہے تو پھر ہاتھ بلند کر کے قنوت وتر

پڑھیں گے اور قنوت وتر کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے

جائیں گے۔

○ فرض نماز میں قنوت نازلہ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر ہی کی جائے

گی۔ رکوع سے قبل نہیں کریں گے۔

○ وتر میں دعائے قنوت نہ بھی پڑھیں تو وتر ہو جاتا ہے۔

○ تشہد اول کے بعد یعنی تین رکعت فرض یا چار رکعت فرض اور نفل

نماز میں دو رکعت کے بعد جو تشہد پڑھا جاتا ہے اس میں بھی تشہد کے بعد

درود اور دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

○ نماز کی رکعتوں میں تلاوت قرآن کی ترتیب ضروری نہیں بلکہ

آگے پیچھے بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ (صحیح مسلم: ۷۷۲۱) جیسے پہلے سورہ اخلاص

اور اس کے بعد سورہ التین یا کوئی اور سورتیں پڑھنا۔

امام بخاریؒ نے اسی نام پر پورا باب کتاب الصلوٰۃ میں دیا ہے اور ساتھ

دلائل بھی نقل کیے ہیں۔

○ اگر قیام میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیں اور بعد میں تلاوت نہ بھی

کریں تو نماز درست ہوگی۔

(مسند احمد، صحیح ابن خزییمہ: کتاب الصلوٰۃ فتاویٰ اصحاب الحدیث ص: ۱۱۱)

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم نماز

میں کیا پڑھتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ سے جنت

مانگتا اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں تو آپ نے اس کی تصویب (درست

قرار دیا) فرمائی تھی۔ (فتاویٰ عبدالستار حماد صاحب)



جو شخص نماز یا قرآن مجید یاد نہ کر سکے

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے بچپن ہی سے نہ کچھ پڑھا نہ سیکھا، وہ بار بار یاد بھی کریں، کوشش بھی کریں اور انہیں یاد کروانے والے محنت بھی کروائیں لیکن انہیں یاد نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو جب تک نماز یاد نہ ہو تسبیح و تحمید پر مشتمل کلمات یاد کر دینے چاہئیں۔ وہ ہر نماز میں فاتحہ، قرأت، تشہد اور درود کی بجائے ان کلمات کو پڑھ لیا کریں۔ ساتھ ساتھ یاد کرنے اور یاد کروانے کی کوشش بھی جاری رکھنی چاہیے۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں کر سکتا، مجھے ایسی چیز سکھا دیں جو قرآن کے بدلے میں میرے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا: کہو! **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ**، اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے ان کلمات میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو! **اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي**

وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي - پس جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے

اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، اس قدر (بھلائی)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص

نے بھلائی سے اپنے ہاتھ بھر لیے۔ (ابوداؤد: ۸۳۲)

اگر کوئی شخص کمزور ذہن والا یا بوڑھا ہو کہ اسے نماز یا قرآن مجید یاد ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تو یہ آدمی معذور ہے، ایسا شخص جماعت کے ساتھ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور جس طرح یہ صاحب علم شخص نماز کے ارکان ادا کر رہا ہے اسی طرح تمام ارکان ادا کرے کیونکہ نماز نہ بھی آتی ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی۔ لہذا جلد از جلد نماز سیکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

یاد رہے کہ جان بوجھ کر نماز اور قرآن مجید یاد کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے، اسے نہ تو کوئی دھوکا دے سکتا ہے، نہ ہی کوئی اپنی حالت کو اللہ سے چھپا سکتا ہے۔



اس موضوع پر ہماری دیگر کتب

- 1۔ سفر میں اور سواری پر نماز
- 2۔ سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر
- 3۔ سجدہ سہو
- 4۔ وتر پڑھنے کا طریقہ
- 5۔ قضا نماز اور قضا عمری
- 6۔ صحابہ کرام کی دعائیں
- 7۔ دعا اذکار اور انگلیاں
- 8۔ بیمار کی نماز



اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت و اطاعت ہے۔ لہذا ہر لمحے اس کی عبادت و اطاعت کے تقاضے..... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر..... اسلامی اقدار و آداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا..... زائد ملے تو اللہ

تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر و حجاب..... اور غصہ بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے..... کفالت بہ کسب حلال..... حفاظت اوامر و نواہی..... اور امارت و خلافت کا علم حاصل کرنا..... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا.....

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

خواتین کے لیے تربیتی کتب

نسوانی ہال اور ان کی آرائش	بیوہ کی عدت
ایشیائے ضرورت کا معیار	صنف مخالف کی مشابہت
غض بھر اور مرد حضرات	منگنی اور منگیتر
برہنہ اور برات	رشتے کیوں نہیں ملے
دیوار اور پہنوں کی	بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
ساکس اور بہو	عورت اور میکہ
عورت و فطرت سے غسل و تکفین تک	سوتیلی ماں اور اولاد
ستر حجاب اور خواتین	مسائل طہارت اور خواتین
صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	نکاح کو نیز
چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ علیہم السلام	تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ
مکاتیب مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)	محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حیثیت زوجہ النبی ﷺ	خطوط مسعود (اہلہ کے نام)
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	احکامات اور خواتین
مہر: بیوی کا اولین حق	حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل	پردہ اور خاندان
عورت اور بازار	شادیوں کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت
سچ میں چہرے کا پردہ	بیویوں کے درمیان عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات	عورت کا لباس
پردے کی ادب سے	نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج	عورت گھر میں دعوت دین

مشرعہ علم و حکمت

0300-4270553

نہیم ٹاؤن ڈاک خانہ احرار ٹاؤن لاہور



ہماری موضوعات

عورت اور گھر میں دعوت دین	رشتے کیوں نہیں ملے	مدح عربی (جلد)
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل	مکلفی اور تکبیر	مضامین مسعود
خلو ط مسعود	نگاہ میں ولی کی حیثیت	عزیزہ منصورہ اسامہ اور فضائل
عزم مرد اور ان کی حدود و یاں	نوبیر حج	شہادت کبر الہیت میں
بدنی طہارت کے مسائل	بری اور بارات	لواء البیاد (جلد)
نیا چاند اور ہماری روایات	شادی کی رسومات دعوتی اور ان میں شرکت	وسیع الصفات اللہ (جلد)
روزوں کے مسائل	مہر بھوی کا اولین حق	خلو ط تعلیم
نظران	بہادر و داماد پر سرسراں کے حقوق	لاشوں پر رقص (جلد)
سحری افطاری اور افطاریاں	عورت اور مکہ	غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
چاند رات	سہاں اور بچو	محاذات اور اس کی اخلاقی اقدار
احکامات اور خواتین	دوپہ اور پہنوی	حدود کی حکمت، نفاذ، تحمل غیرت
مبارک باد کے آداب	بی بیوں میں صلہ	طہیم خبر کے نام خطوط
عید کا روز	بی بیوں کے باہمی تعلقات	خطوط مسعود (اول)
حروف کے درمیان متبادلیت بازی	مسلمان مرد و عورت کا اہل سفر سے کلام	خطوط سریم
بیادے کی کے روایات صحابہ (ساتھ ساتھ دہانے والے)	عورت کا لباس	ہیرا مطاع
رحمۃ للعالمین کی جائزوں پر شفقت	پردہ اور خاندان	گودا مری
پورا قول	غصہ بھر اور مرد و عورت	بدعت کیا ہے؟
دو چاند تھے	پردے کی اہمیت سے	زندہ کا مردہ کے لیے چہرہ اور قرآن خوانی
تاج پوشی	عورتیں اور بازار	پیشک بازی سوچی سمجھا کر یا؟
دو خط	حج میں چہرے کا پردہ	رجب کے کوٹھے، رقبہ، مسراج
اور خطوں کا اہمیت	صنعت مخالف کی مشابہت	شب برات
اولیوں	حفظ حیا، گفتگو اور تحریر	دلفان کن دے
بچے اور کھیل	حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	اپریل قول
شہادتین (توحید و رسالت)	حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	عید میاں دانی
شاہی قبا	نسوانی بال اور ان کی آرائش	مبارک باد کے آداب
حدیث نبوی کے چند محافظ	خلو ط معاشرہ	ساکرہ
نفسے حارث کا خواب	حفظ حیا اور ازدواجی زندگی	آتش بازی اور لاکھٹ
فی سنی سوچیں	آواز کا حق	استمارہ کیوں اور کیسے؟
فی سنی سوچیں	بیوہ کی عدت	ماہ ذوالحجہ کے فضائل
مست کے بول	سوئی گیس اور اداؤ	حفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
شاہی گل	عورت میت کا غسل و تحن	کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل
آبا نکلا جانے	بچہ گود لینا	



www.KitaboSunnat.com

خواتین سیٹ

- 30/- 1- غصہ بصر اور مرد حضرات
- 27/- 2- رشتے کیوں نہیں ملتے
- 18/- 3- بیوہ کی عدت
- 30/- 4- نسوانی پال اور ان کی آرائش
- 18/- 5- صنف مخالف کی مشابہت
- 18/- 6- عورت اور بازار
- 19/- 7- منگنی اور منگیترا •
- 20/- 8- بری اور بارات
- 25/- 9- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- 18/- 10- دیور اور بہنوئی
- 24/- 11- عورت اور میکہ
- 18/- 12- ساس اور بہو
- 15/- 13- سوئیلی ماں اور اولاد
- 12/- 14- عورت وفات سے غسل و تکفین تک
- 18/- 15- کسی دوسرے کا بچہ کو دلینا
- 25/- 16- پردے کے اوٹ سے
- 25/- 17- بچوں کے باہمی تعلقات
- 14/- 18- رخ میں چہرے کا پردہ
- 35/- 19- عورت اور گھر میں دعوت دین
- 25/- 20- حفظ حیا اور کھانا اور تحریر
- 38/- 21- نکاح میں ولی کی حیثیت
- 15/- 22- عکاف اور خواتین
- 30/- 23- بیویوں کے درمیان عدل
- 25/- 24- پردہ اور خاندان
- 23/- 25- مہر بیوی کا اولین حق
- 25/- 26- شادی کی رسومات و دعوتیں اور ان میں شرکت
- 50/- 27- عورت کا لباس
- 18/- 28- مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
- 180/- 29- مکاتیب مریم
- 25/- 30- نکاح کوثر
- 25/- 31- حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
- 100/- 32- خطوط مسعود
- 25/- 33- حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
- 52/- 34- لومیرج
- 25/- 35- حفظ حیا اور ازدواجی زندگی
- 30/- 36- محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
- 15/- 37- سیدہ خدیجہ
- 20/- 38- مسائل طہارت اور خواتین
- 39- تزکیہ نفس میں شکر کا کردار

ام مصعب

مریم خنساء

مریم خنساء

مریم خنساء

محمد مسعود عیدہ

مریم خنساء

مریم خنساء

مریم خنساء

مریم خنساء

مشرعہ علم و حکمت

0231-9999085

مدیر ٹاؤن ڈاکٹر انعامان ٹاؤن لاہور